جواب ۲

آپ کے سوالات کے جوابات ترتیب کے بغیر دے رہا ہوں۔ مرد اور عورت کا تعلق رفاقتِ راہِ حیات پر ہم سفری کا ہے۔ جس طرح ایک مسافر دوسرے کا خیال رکھتا ہے، یا جس طرح ایک رفیق یا دوست کو دوسرے کی فکر ہوتی ہے، اسی طرح شوہر کو بیوی اور بیوی کو شوہر کے ساتھ رویہ رکھنا چاہیے۔

حد سے بڑھا ہوا جنسی رجحان بعض لوگوں میں وراثتاً اور بچپن کے بعض محرکات کے تحت پیدا ہو جاتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے بعض لوگوں کا غصہ بہت سخت ہوتا ہے اور جلد آتا ہے، بعض لوگ مایوسی کا جلد شکار ہو جاتے ہیں، غرضیکہ مختلف حالات میں پرورش پا کر مختلف میلانات کی تیزی و تندی کے ساتھ لوگ اُبھرتے ہیں۔ اسی قسم کے حد سے بڑھے ہوئے جنسی جذبات رکھنے والوں کے لیے ایک سے زیادہ شادیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو بیوی کی صحت، تھکن، بیماری، اکتاہٹ، مہمان داری کے مواقع کا لحاظ رکھنے کے لیے نفس کی تربیت کرنی چاہیے۔ نہ یہ کہ آدمی پر ہمہ وقت ایک ہی جنون سوار رہے۔ اگر کسی شخص نے خدا کا دین اپنے لیے سمجھا ہو، نہ کہ وعظ اور لیڈری کے لیے تو وہ فریقِ ثانی کی تکلیف کا احساس کرتا ہے۔ یہ مشکل ہو تو قرآن پڑھ کر، نوافل ادا کر کے، روزے رکھ کر اپنے آپ کو اعتدال پر لاتا ہے۔

رہے وہ لوگ جو اس طرح کی بے اعتدالی میں عمر گزارتے ہیں اور پھر دواؤں سے اس آگ کو مزید بھڑکاتے ہیں (حالانکہ ٹھنڈا رکھنے والی دوائیں بھی موجود ہیں) وہ بعد کی عمر میں بہت بُرے نتائج بھگتتے ہیں۔

جو لوگ اپنے گھروں میں بیویوں کے ساتھ اچھی زندگی نہ گزار سکیں اور رجاتی اور چھینک تک لینے کے اسلامی آداب سے واقف نہ ہوں، ان کی تبلیغ و وعظ کی مساعی ایک اچھا ڈرامہ ہوتی ہیں۔ حضورؐ کا فرمان ہے۔ خیرکم خیرکم لاھلہٖ۔

ایسے حالات میں آپ کے لیے دو راستے ہیں۔ ایک وہ جس کی سفارش میں نہیں کر سکتا — وہ مصیبت سے نجات پانے کے لیے خلع کا حصول ہے۔ یہ انتہائی مجبوری کا راستہ ہے۔ دوسری صورت وہی ہے جو آپ نے لکھی ہے کہ صبر سے یہ سمجھ کر کام لیں کہ جس طرح بچے خرکاروں کے